لغات الحدیث

قسط نمبر ۵
محمد ادریس السلفی

۱۔ عن اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ و اغتسل ثم بکر وابتکر و مشیٰ ولم یرکب ودنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر حیامھا و صیامھا۔ (ۃ۴/۳۶۸۔ د۱/۹۰)

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جمعہ کے دن خوب غسل کیا صبح صبح جلد آیا اور وہ پیدل چلا اور سوار نہ ہوا اور امام سے قریب ہو کر بیٹھا پھر اس نے خطبے کو سنا اور کوئی لغو کام نہیں کیا تو اس کے لئے ہر قدم کے عوض ایک مکمل سال کے روزے رکھنے اور ان کے قیام کا اجر ہو گا۔

حدیث شریف میں لفظ غسل کے بارہ میں محدثین اکثر اختلاف رکھتے ہیں کہ یہ لفظ بتشدید السین ہے یا بتخفیف السین۔

امام خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے بتخفیف السین صحیح قرار دیا ہے اور بتشدید السین کو لیس بجید کہا ہے۔ (اصلاح غلط المحدثین ص ۲۵)

اگر اس لفظ کو بتخفیف السین قرار دیں تو اس میں دو احتمال ہوں گے۔

۱۔ غسل اور اغتسل دونوں کا معنی ایک ہی ہے صرف تاکید کیلئے لفظ مکرر ذکر فرمایا جس طرح حدیث میں مشی ولم یرکب اور استمع وانصت وارد ہوا ہے۔

۲۔ غسل (بالتخفیف) سے مراد سر کا دھونا ہے اور اس کا ذکر خاص طور پر ہوا کیونکہ

اکثریت کے سروں پر لمبے بال ہوتے تھے جنھیں دھونے صاف کرنے کی زیادہ ضرورت ہوتی تھی۔

اس توجیہ کی تائید ابوداوٗد کی دوسری روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں صراحتہً مروی ہے

عن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من غسل راسہ یوم الجمعۃ و اغتسل آہ۔ (ابوداؤد۱/۹۵)

اور اغتسل سے مراد سارے جسم کو تر کرنا اور نہانا ہے۔ جب کہ بقول صاحب النہایۃ اکثر نے غسل کو بتشدید السین پڑھا ہے اس صورت میں اس کے متعدد مفہوم ذکر کئے گئے ہیں۔

۱۔ نماز جمعہ سے قبل مجامعت کی ترغیب مراد ہے تاکہ نماز کیلئے رستہ میں آنکھ کی محافظت پر معاون ثابت ہو۔ کہا جاتا ہے غسّل (بتشدید السین والتخفیف) الرجل امراتہ۔ اذاجامعھا۔ مرد کا عورت سے تعلقات استوار کرنا۔

۲۔ غسل سے مراد اعضاء کو وضوء کیلئے دھویا اور اغتسل سے مطلوب پھر جمعہ کیلئے غسل کیا۔

۳۔ دونوں ہم معنی ہیں تکرار تاکید کیلئے ہے۔

۴۔ ابوبکر الھروی فرماتے ہیں غسّل (بالتشدید) سے مراد جماع کے بعد غسل کرنا ہے اور اغتسل سے مراد پھر جمعہ کیلئے غسل کرنا ہے۔ (النہایۃ۳/۳۶۷)

۵۔ ابن مبارک فرماتے ہیں غسّل (بالشدید) یعنی غسل راسہ واغتسل۔ (۳۶۸/۲)

۶۔ غسّل (بالتشدید) سر کو خطمی، کھلی (یعنی صابن وغیرہ) سے دھوئے پھر نہائے۔ (لغات الحدیث۔ وحید الزمان ۴/۴۱)

۷۔ اعضاء کو تین تین مرتبہ اچھی طرح دھویا پھر عام غسل کیا۔ (الفائق ۳/۶۶)
۸۔ القتیبی نے ذکر کیا ہے کہ کچھ علماء اس کا معنی یہ کرتے ہیں "نماز کیلئے وضوء اس طرح کیا کہ تمام اعضائے وضوء کو تین تین مرتبہ اچھی طرح دھویا پھر جمعہ کیلئے غسل کیا۔ (لسان العرب ۱۱/۴۹۵)

معلوم ہوا کہ محدثین نے غسل کو (بالتخفیف والتشدید) دونوں طرح پڑھا ہے لیکن محدثین میں سے اہل لغت بالتخفیف کوراجح قرار دیتے ہیں جس کا راجح ہونا واضح ہے۔

جب کہ (بالتخفیف) اکثر ان معانی کو بھی شامل ہے جو بالتشدید سے حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً

قال ابن الاثیر غسل الرجل امراتہ بالتشدید والتخفیف اذا جامعها قال الازہری رواہ بعضهم مخففا وکانہ ہوالصواب من قولک غسل الرجل امراتہ (بالتخفیف) و غسلها (بالتشدید) اذا جامعها۔ (لسان العرب ۱۱/۴۹۵)

غسل (بالتشدید) مبالغہ کیلئے ذکر ہوتا ہے اور حدیث پاک میں اس کو تکرار سے حاصل کرلیا ہے۔

۲۔ عن لقیط بن صبرة رضی اللہ عنہ قال کنت وافد بنی المنتفق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ فبینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوس اذ دفع الراعی غنمہ الی المراح و معہ سخلة تیعر فقال ماولدت یا فلان قال بہمة قال فاذبح مکانها شاة ثم قال لاتحسبن (بکسرالسین) ولم یقل لاتحسبن (بفتح السین) انا من اجلک ذبحنا ہالنا غنم مأة

لانریدان تزید فاذا ولد الراعی بھمة ذبحنا مکانھا شاة۔ الخ۔
(ابوداؤد ١/٣٥۔ حم ٤/٣٣)

ترجمہ:۔ لقیط بن صبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں سردار تھا ان لوگوں کا جو بنی منتفق میں سے آئے تھے۔ لقیط نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس یکایک چرواہا بکریاں باڑہ کی طرف لے کر چلا اور اس کے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ارے چرواہے کیا جنایا تو نے وہ بولا مادہ بکری آپ نے فرمایا اس کے بدلے ایک بکری ہمارے لئے ذبح کر پھر فرمایا تو یہ نہ سمجھ کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے ذبح کرتے ہیں بلکہ ہمارے پاس سو بکریاں ہیں ہم بڑھانا نہیں چاہتے۔ پس جب چرواہا جنتا ہے ہم اس کے عوض بکری ذبح کر دیتے ہیں۔

حدیث شریف میں موجود لفظ "ولدت" بتشدید اللام صیغہ خطاب ہے عرب کہتے ہیں ولدت الشاۃ "بتشدید اللام صیغۃ واحد متکلم" جب بکری اس کے ہاں بچہ جنے اور وہ اس میں مدد دے۔ علامہ زمخشری لکھتے ہیں

ولدت الغنم "بتشدید اللام اذانتجتھا (اساس البلاغة ٢/٢٩٥)

رافعی فرماتے ہیں

ولد بتشد پراللام تولیدا تولیت ولادتھا وکذالک اذا تولیت ولادة شاة و غیرھا۔ (المصباح المنیر ٢/٨٤٠)

اس لفظ کو اکثر محدثین نے ولدت "بتخفیف اللام صیغۃ واحد مونث غائب" پڑھا ہے جس کا معنی کرتے ہیں "بکری نے کیا جنا" امام خطابی فرماتے ہیں کہ اس کو بتخفیف اللام پڑھنا درست نہیں کیونکہ عرب اکثر طور پر ولد بتشدید بول کر جانوروں کیلئے نتاج میں معاونت مراد لیتے ہیں۔ (اصلاح غلط المحدثین ص٢٥) ابن

الاثیر فرماتے ہیں

واصحاب الحدیث یقولون "ماولدت" بعنون الشاۃ والمحفوظ بتشدید اللام علی الخطاب للراعی

اس جگہ بتشدید اللام کی ادائیگی ہی زیادہ درست معلوم ہوتی ہے جس پر متعدد احادیث مبارکہ سے استناد کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ اسی حدیث کے آخر میں ذکر ہوا۔

فاذا ولد الراعی بھمۃ ذبحنا مکانھا شاۃ

بلاشبہ بتشدید ہے جو ماقبل مذکور لفظ کے اسی قبیل سے ہونے کی غماضی کرتا ہے۔

۲۔ امام ابن الاثیر بتشدید اللام کی ترجیح کے طور پر فرماتے ہیں

ومنہ حدیث الاقرع والابرص "فانتج ھذان وولد ھذا" ومنہ حدیث مسافع حدثتنی امراۃ من بنی سلیم قالت: انا ولدت عامہ اھل دارنا ای کنت لھم قابلۃ۔ (النھایۃ ۲۲۵/۵)

یعنی اس طرح گنجے اور کوڑھی کے ذکر والی حدیث میں ہے "پس ان دونوں کے جانوروں کے بچے پیدا ہوئے اور اس نے بھی جنایا۔ بنو سلیم کی ایک عورت کا بیان ہے "اپنے گھر والوں کی اکثریت کی پیدائش میں معاون میں تھی۔

اسی لفظ کو بالتشدید کی بجائے بالتخفیف پڑھنا عیسائیوں کی گمراہی کا بڑا سبب بنا۔

ابوعمرو ثعلب سے بیان کرتے ہیں کہ عیسائیوں کی ایک تحریف یہ ہے کہ انجیل میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ التحیہ والسلام کو خطاب فرماتے ہیں

انت بنی وانا ولدتک ای ربیتک فقالت النصاری انت بنی وانا ولدتک و خففوہ وجعلوہ لہ ولدا سبحانہ عمایشرکون۔ (لغات

باقی ص۱۶ پر